# مطبوعات

**اسلامی انقلاب کا منہاج** | سیّد معروف شاہ شیرازی - ناشر: منشوراتِ اسلامی، چنار کوٹ ضلع مانسہرہ - جدید طباعت، کاغذ ذرا عوامی، ٹائیٹل رنگین، صفحات: ۱۳۶ قیمت: ۲۷/ روپے -

شاہ صاحب مکرم صاحبِ علم و مطالعہ بھی ہیں اور بحرِ تفکّر و تحقیق کے شناور بھی - ان کے ذہن میں مسائل و مباحث ہمیشہ ٹھاٹھیں مارتے محسوس ہوتے ہیں - پیشِ نظر کتاب ان اصحاب کے بحثوں کے جواب میں لکھی گئی ہے، جو تحریکِ اسلامی سے اختلاف رکھ کر ہی اپنا وجود قائم رکھ سکتے ہیں - ان کے انتشار انگیز کام کا ایک اثر یہ ہو سکتا ہے کہ "کثرتِ تعبیر ہا" کی وجہ سے اصل خواب پریشان ہو جاتے - مگر دوسری طرف ان کی تحریر و تکلّم میں اُسی تحریک کی اصطلاحات اور عنوانات اور استعارات اس طرح گھسے ہوتے ہیں کہ یہ ہر کسی کے لیے نشاناتِ راہ بن جاتے ہیں - صاحبِ منہاج نے انہی حلقوں سے یہ بات سُن لی ہے کہ علمی و سیاسی کام الگ الگ ہونا چاہیے - جب کہ مولانا نے خود علمی کام میں لگ کر سیاسی تحریک کی رفتار کو کمزور کر دیا - یہ انتہائی غلط تصوّر ہے کہ اسلامی جماعت میں ایک شعبہ تو زُہاد و تقشف کا الگ ہو، ایک علمی و تحقیقی اور ادبی و صحافی کام کرنے والوں کا اور تیسرا جھنڈے اُٹھائے نعرے لگاتا ہوا میدانِ سیاست میں بڑھتا جائے - مولانا مودودیؒ نے تو اسلام کو ایک مذہب اور بطور نظام موجودہ دَور میں چلنے کے ناقابل کہنے والوں کے چیلنج کا فوری جواب دینا ضروری سمجھا، نیز اپنے ساتھیوں اور بعد والوں کے لیے علمی کام کی بنیادیں رکھ دیں - رہا تقسیم کار کا اُصول، سو جماعتوں اور سیاسی تحریکوں (حتیٰ کہ حکومتوں) میں بھی ایسا نہیں ہوتا،

یا مثلاً فوج اور آرٹلری اور فضائیہ اور بحریہ کو لیجیے تو خاصی واضح علیحدگی کے باوجود ان میں گہرا ربط باہم ہوتا ہے، ورنہ جنگ تو لڑی ہی نہ جاسکے۔ فوج کے نقشہ نویس اور جاسوس اور لانگری تک یک جہتی سے کام کرتے ہیں۔ ہمیں کرنا صرف یہ چاہیے کہ ہم کچھ نوجوانوں کو اس سمت میں لگائیں کہ وہ انہماک سے مطالعہ و تحقیق کا کام کریں۔ ایک ٹیم ادب و صحافت کے میدانوں میں جائے، کوئی شعبۂ خدمتِ خلق سنبھالے، لیکن کسی نہ کسی اجتماع اور فورم اور مشاورت کے ذریعے ان میں ہم آہنگی کا سلسلہ مضبوط رہے۔ ورنہ ریسرچ والے کہیں گے کہ کام غلط تصورات پر ہو رہا ہے، سیاست والے اپنا سر اُونچا رکھ کر کہیں گے کہ ہمارے کام میں کوئی مداخلت نہ ہونی چاہیے۔ اور ارباب زہد و خشیت پکاریں گے کہ یہ سب کچھ دُنیا کے گندے کھیل ہیں۔ ہم اس طرح الگ الگ جتھے نہیں بنا سکتے۔ ایک ہی جماعت کی ایک ہی لیڈرشپ کو مختلف صلاحیتوں کے آدمیوں کو مختلف کاموں میں لگانا ہوگا۔ اور پھر ان کو باہم متعلق اور ہم آہنگ رکھنا ہوگا۔ ورنہ پہلے اختلافات پھر تصادم اور پھر علیحدگیاں شروع ہوجائیں گی۔

افسوس ہے کہ زیادہ بحث کرنا ممکن نہیں۔ کتاب کو مفید اور دلچسپ اور فکر انگیز پاتا ہوں۔ شیرازی صاحب نے نئے نئے فلسفہ طرازانِ انقلاب کو مضبوط استدلال اور نرم اسلوب سے جواب دیا ہے۔

---

**حسن البناء شہید کی ڈائری** مؤلف جناب حسن البنا شہیدؒ۔ مترجم مولینا خلیل احمد حامدی۔ مرکزی مکتبۂ اسلامی دہلی ۶۔ سفید کاغذ۔ صفحات : ۲۶۶۔ سرورق رنگین، دبیز آرٹ کارڈ۔ قیمت : ۳۸/- روپے۔

میری خوش قسمتی ہے کہ میں نے اس کتاب کو پڑھا، بہت دلچسپی محسوس کی اور بہت استفادہ کیا۔ اس کا پہلا ایڈیشن کئی سال پہلے (۱۳۸۳ھ میں) اسلامی پبلیکیشنز سے شائع ہوا۔ اُس وقت ترجمان القرآن میں تبصرہ بھی شائع ہوگیا۔ اب یہ نیا ایڈیشن بھارت سے چھپا ہے۔ اس پیمانہ پر تو تفصیلی ریویو کی ضرورت نہیں۔ مختصراً یہ کہ عالمِ انسانیت اور دُنیائے عرب